جلد ۲۷ | ۷ ربیع الاوّل ۱۳۵۸ھ | یوم جمعہ | مطابق ۲۸ اپریل ۱۹۳۹ء | نمبر ۹۷

فصل کاٹنے کے ایام

آج کل فصل کاٹنے کے ایام ہیں۔ دیہات میں کسانوں اور زمینداروں کی انتہائی مصروفیت کا موسم ہے۔ کھیتوں میں فصلیں پک کر تیار ہیں۔ کسان کی محنت کا پھل اور قدرت ایزدی کا نظارہ نظر آتا ہے ان دنوں زمیندار اور مزارعہ بھی خوش ہیں۔ ان کے گھر کے سب افراد بھی مسرت سے لبریز ہیں۔ ان کے خادم اور ملازم بھی شگفتہ نظر آتے ہیں۔ وہ بیج جو چند ماہ پیشتر زمین میں دفن کئے گئے تھے۔ آج مختلف مراحل طے کرنے کے بعد پھر پختہ دانوں کی شکل میں موجود ہیں۔ مگر ایک کی بجائے بیسیوں اور سینکڑوں کی تعداد میں۔

پنجاب میں ان دنوں گندم کی فصل کاٹی جا رہی ہے۔ علے الصبح زمیندار اپنے مددگاروں کو ہمراہ لے کر کھیت پر پہونچ جاتا ہے۔ خوشی اور انبساط اس کے اور اس کے ساتھیوں کے چہروں سے ٹپک رہی ہوتی ہے۔ وہ نہایت جفاکشی اور محنت سے دن بھر کٹائی میں مشغول رہتے ہیں فصل کو سنبھالنے میں ادھر اُدھر پھرتے ہیں۔ اور رات کو تھکے ہارے گھر لوٹتے ہیں۔ ان دنوں یہ لوگ جفاکشی کی تصویر ہوتے ہیں۔

کھیتوں میں پک کر تیار لہلہاتی فصلوں کو دیکھ کر ذات باری کے افضالِ عظیمہ کا نقشہ آنکھوں کے آگے آ جاتا ہے۔ آسمانوں اور زمینوں کے بے شمار تغیرات کے نتیجہ میں فصل پک کر تیار ہوتی ہے تا فرزند آدم اسے کھائے۔ اور زندہ رہے سارے دانے اُگتے نہیں۔ اور جو پودے اُگتے ہیں۔ ان میں سے سارے پکتے نہیں ہاں زمیندار کی خوشی ان سے ہی وابستہ ہوتی ہے۔ جو آخر تک قائم رہتے اور پک کر اس کے کام آتے ہیں۔ بیج کے لئے پہلے دن سے لے کر آخیر تک خطرات درپیش ہوتے ہیں۔ کہیں پرندوں کا خدشہ ہوتا ہے۔ اور کہیں جانوروں کے چر جانے کا ڈر۔ کہیں چوروں کے چرا لینے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ اور کبھی آسمانی آفات کا خوف بیج بھی اعلے ہو۔ زمین بھی زرخیز ہو۔ اور پھر تمام خطرات وحادثات سے محفوظ بھی رہے۔ تب جا کر فصل پکتی ہے۔ اسی لئے پختہ فصلوں کو دیکھ کر زمیندار کا دل باغ باغ ہو جاتا ہے۔ اور وہ اللہ تعالےٰ کے حضور سربسجود ہوتا ہے۔ اور اس موقعہ پر بخوشی صدقہ ادا کرتا ہے۔

جو کسان بیج بونے کے وقت غفلت اور کوتاہی سے کام لیتے ہیں یا بیج بو کر اس کی حفاظت سے لاپرواہی برتتے ہیں۔ کھیتی کو بروقت سیراب کرنے کا اہتمام نہیں کرتے۔ انہیں آخر کار کفِ افسوس ملنا پڑتا ہے۔ مگر ان کا افسوس بے کار ہوتا ہے "پچھتائے کیا ہوت جب چڑیاں چگ گئیں کھیت"۔

انبیاء بھی ایک کھیت بوتے ہیں کزرع اخرج شطأہ۔ امت دعوت خود فصل سے مشابہت رکھتی ہے۔ ان کو الٰہی سلسلہ میں داخل کرنا بھی فصل کاٹنے کا ہم رنگ ہے۔ اسی لئے حضرت مسیح ناصری نے اپنے حواریوں کو تبلیغ کے لئے روانہ کرتے وقت فرمایا تھا۔ "فصل تو بہت ہے لیکن مزدور تھوڑے ہیں۔ اس لئے فصل کے مالک کی منت کرو۔ کہ اپنی فصل کاٹنے کے لئے مزدور بھیجے"۔ (لوقا ۱۰/۲)

بلاشبہ الٰہی سلسلہ کی بے سروسامانی مومنوں کو اس دُعا کے لئے مجبور کر دیتی ہے۔ آج جب دیہات میں ظاہری فصل کاٹی جا رہی ہے۔ کسان خوش ہیں۔ احمدی قوم کا فرض ہے۔ کہ اس روحانی فصل کے کاٹنے کا بھی فکر کرے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ ان کے سپرد کی گئی ہے۔ بنی اسرائیل تک پیغام حق پہنچانے کے لئے مزدور تھوڑے تھے۔ تو آج دُنیا بھر تک خدائی دعوت پہونچانے کے لئے ہمارے پاس جو سامان ہے۔ وہ بالکل ہی ناکافی ہے۔ ہمارے خدا نے اپنے فضل سے پہلے ہی فرما دیا ہے ینصرک رجال نوحی الیھم من السماء۔ مبارک ہیں وہ جو اس فصل کے کاٹنے میں حصہ لیں۔ اور اپنی جانفشانی سے مبارک ایام خوشی اور مسرت کے ایام کو قریب تر کر دیں۔

ایمان ایک بیج ہے۔ جسے انسان اپنے حقل قلب میں بوتا ہے یقیناً وہ اس بیج کے بار آور ہونے کا امیدوار ہوتا ہے۔ لیکن اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ دل کو ہر قسم کے شک وشبہ سے پاک کیا جائے۔ اس بیج کی پوری پوری نگہداشت کی جائے۔ اسے ان ظاہری اور باطنی رہزنوں سے بچایا جائے۔ جو متاعِ ایمان کو چھیننے کی ہر آن کوشش کرتے رہتے ہیں۔ تازہ نشانات۔ کلام الٰہی کے معارف سے کشت دل کو سرسبز وشاداب رکھنا ضروری ہے۔ اور اس بیج کے پھلدار ہونے تک صبر اور برداشت اختیار کرنا لازمی ہے

ان تمام منازل کے بعد ایمان کے شیریں ثمرات حاصل ہوتے ہیں۔ اور ان کی دائمی شیرینی کے مقابل گزشتہ قربانیاں اور مشقتیں حقیر نظر آتی ہیں۔ کسان فصل کاٹ کر خوش ہوتا ہے اور چلچلاتی دھوپ کی تمازت کو خاطر میں نہیں لاتا۔ گزشتہ محنتوں راتوں کے جاگنے اور شدید سردی کو یکسر بھول جاتا ہے۔ وہ اپنی محنت کے پھل کو پاکر تکلیف کو سراسر نظر انداز کر دیتا ہے۔ مومن اس دنیا سے رحلت کر کے جب اللہ تعالےٰ کے ہاں سے ثواب حاصل کرتا ہے۔ تو اس کی راہِ خدا میں تکالیف برداشت کرنے کی لذت دو چند ہو جاتی ہے۔ اور اگر اس نے اس راہ میں جان بھی دی تھی۔ تو اس کی خواہش یہی ہوتی ہے۔ کہ دوبارہ اسکو جانثاری کا موقعہ ملے۔ تا پھر اس ذوق بے مثال سے بہرہ اندوز ہو۔ پس فصل ایمان اپنی چاشنی کے باعث قربانیوں کو لذیذ تر بنا دیتی ہے۔ کیا ہی خوش قسمت وہ انسان ہے جس نے بروقت ایمان کا بیج بویا۔ اس کو سیراب کیا۔ اس کی حفاظت کی۔ اور ساری عمر اس روحانی کھیتی کے پکنے کی انتظار میں گزار دی وہ کامیاب اور مستحق مبارکباد ہے۔

فصل کی کٹائی قیامت کی یاد دلاتی ہے۔ جس طرح آج کاہل اور سست کسان افسردہ دل اور شکستہ خاطر ہے۔ وہ دوسروں کو بصد حسرت اپنے گھر میں غلہ لاتے دیکھتا ہے۔ اور اپنی تہیدستی پر نالاں ہوتا ہے۔ ہاں محنت و مشقت کرنے والے زمیندار آج خوش ہیں۔ اسی طرح قیامت کے دن مومن شاداں و فرحاں ہوں گے وہ اندوختۂ عمر کو پاکر مسرور ہوں گے۔ ان کے ظاہر و باطن پر نور برستا ہوگا۔ منافق اس دن کہیں گے۔ انظرونا نقتبس من نورکم کہ کیا یہ ممکن ہے۔ کہ آپ کی نظر کرم کے طفیل ہم آپ کے نور میں حصہ دار بن سکیں۔ ان کو جواب دیا جائے گا۔ ارجعوا وراءکم فالتمسوا نورا۔ یہ نور تو ان نیک اعمال کے نتیجہ میں پیدا ہوتا ہے۔ جو دنیا کی زندگی میں کئے گئے تھے۔ اگر ممکن ہے تو وہاں جاکر اس کو تلاش کرو۔ یہ گویا منافقوں کی یاس و حسرت کا نقشہ بیان کیا گیا ہے۔ وہ شرمندہ ہوں گے۔ اور مومن ابدی جنت کے وارث۔

بے شک کشتِ ایمان کا پھل دیر میں ملتا ہے۔ لیکن پھر وہ پھل کبھی ختم نہیں ہوتا۔ چھینا نہیں جاتا۔ دائمی ہوتا ہے۔ زمیندار گندم کی جو فصل آج کاٹتے ہیں وہ چند ماہ بعد ان کے قبضہ میں نہ ہوگی۔ وہ دوسرے ہاتھوں میں یا نقد وغیرہ کی صورت میں منتقل ہو جائے گی۔ لیکن مومنوں کو جس جنت کا وارث بنایا جائے گا۔ وہ ہمیشہ اس میں رہیں گے۔ وہ ابدی بادشاہت لا ینبغی لاحد من بعدی کی مصداق ہوگی۔ وہ نعمتیں بے انت اور غیر محدود زمانہ کے لئے ہوں گی۔ اور ان میں سب سے بڑھ کر رضاء الٰہی ہے۔ جس کے لئے مومنوں کے دل بے چین و بے قرار ہوتے ہیں۔ کیا ہی سستا یہ سودا ہے۔ اور کس قدر اعلےٰ درجہ کی یہ کھیتی ہے۔ مبارک ہیں وہ جو ان نعمتوں کے وارث قرار دیئے جائیں۔ اور اس فصل کے کاٹنے والے بنیں جو کبھی ختم نہ ہوگی زمین کی فصل ختم ہو جاتی ہے۔ مگر آسمانی فصل کا خاتمہ نہیں۔ زمینی بادشاہت ہزارہا فتنہ سامانیوں کے باوجود فنا پذیر ہے۔ مگر روحانی سلطنت ابدی ہے۔ مبارک وہ جو اس سلطنت کے فرزند قرار پائیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں ؎

فانیوں کی جاہ و حشمت پر بلا آوے ہزار
سلطنت تیری ہے جو رہتی ہے دائم برقرار

خاکسار:۔ ابو العطاء جالندھری

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۶ اپریل۔ آج چھ بجے شام سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز بذریعہ موٹر لاہور تشریف لے گئے۔ حضور نے مقامی امیر حضرت مولوی شیر علی صاحب کو اور امام الصلوٰۃ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب کو مقرر فرمایا۔

آج سمال ٹاؤن کمیٹی قادیان کے وارڈ ۱ و ۲ کا الیکشن ہوا۔ وارڈ ۱ سے جس میں محلہ دارالرحمت اور محلہ دارالعلوم شامل ہیں۔ قاضی محمد عبد اللہ صاحب اور وارڈ ۲ سے جس میں محلہ دارالفضل اور محلہ دارالبرکات شامل ہیں۔ ملک مولا بخش صاحب بلا مقابلہ منتخب ہوئے۔ کل وارڈز ۳ و ۴ کا الیکشن ہو گا۔

آج بعد نماز مغرب مجلس خدام الاحمدیہ دارالبرکات کا ہفتہ وار جلسہ ہوا۔ جس میں مولوی محمد عثمان صاحب مولوی خورشید احمد صاحب سیالکوٹی۔ اور مولوی عنائت اللہ صاحب زعیم محلہ نے تقریریں کیں۔

خلافت جوبلی فنڈ میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تیسری قسط

جناب مرزا رشید احمد صاحب کی طرف سے خلافت جوبلی فنڈ میں تین ہزار روپیہ کا وعدہ تھا۔ اور جناب مرزا عزیز احمد صاحب ای۔ اے۔ سی کی طرف سے ایک ہزار روپیہ کا۔ انہوں نے چار ہزار روپیہ کے عوض ۱۸ مرلہ ۱۲ کنال اراضی (جس میں سے ۹ مرلہ ۶ کنال کوٹھی بیت الحمد کے متصل جانب شمال اور ۹ مرلہ ۶ کنال۔ جناب چودھری فتح محمد صاحب سیال کے مکان کے جانب غرب واقعہ ہے۔) عطا فرمائی ہے۔ اللہ تعالےٰ انہیں اپنے مزید فضلوں کا وارث بنائے۔

ان کے علاوہ حسب ذیل رقوم خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے وصول ہو چکی ہیں۔ اللہ تعالےٰ جزائے خیر دے۔ اور اپنے خاص فضلوں کا وارث بنائے۔ آمین

سیدہ ام طاہر احمد مزید	-/۱۰۰	بیگم صاحبہ خان بہادر مرزا سلطان احمد صاحب مرحوم	-/۵۰
صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب	-/۵۰	صاحبزادی امۃ الرشید بیگم صاحبہ	-/۱۰
سیدہ ام ناصر احمد صاحب	-/۵۰	" امۃ العزیز بیگم صاحبہ	-/۷
صاحبزادی طیبہ بیگم صاحبہ	-/۵۰	" امۃ القیوم بیگم صاحبہ مزید	-/۵
" محمودہ بیگم صاحبہ	-/۲۵		
اہلیہ صاحبہ مرزا رشید احمد صاحب مزید	-/۳۰		

(ناظر بیت المال قادیان)

تیلی قوم کے احمدیوں کی فہرستوں کی ضرورت

مندرجہ ذیل اضلاع کی احمدی جماعتوں کے احباب جلد سے جلد ایک فہرست تیلی قوم کے احمدی احباب کی بھجوا کر ممنون کریں۔ جو ان کے اضلاع کے باشندہ ہیں۔ ضلع حصار۔ کرنال۔ رہتک۔ گوڑگاؤں۔ میرٹھ۔ مظفر نگر۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ

قابل توجہ عہدہ داران جماعتہائے احمدیہ

صدر انجمن احمدیہ قادیان کا مالی سال ۳۰ اپریل کو ختم ہو جائیگا۔ موصیان حصہ آمد کے بقایا وصول کر کے مذکورہ بالا تاریخ تک داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرا کر مشکور فرمائیں

الکتابُ وَالحِکمَۃ

بعض مضامین کے متعلق قرآن مجید سے استدلال

از حضرت میر محمد اسماعیل صاحب

(۴۵۲) یحییٰ کا نام

یازکریا انا نبشرک بغلام اسمہ یحییٰ لم نجعل لہ من قبل سمیا (مریم) اے زکریا ہم تجھے ایک لڑکے کی خوشخبری دیتے ہیں۔ اس کا نام یحییٰ رکھنا اس سے پہلے ہم نے اس کا کوئی ہم نام نہیں بنایا یہاں یحییٰ علیہ السلام کی یہ فضیلت بیان کی گئی ہے۔ کہ اس سے پہلے اس کا کوئی ہمنام نہ تھا۔ غور کرنے کی بات ہے۔ کہ محض ایک نیا نام ہونا بغیر کسی پیشگوئی یا عزت یا خصوصیت کے کوئی فضیلت نہیں ہے۔ یہاں جب ہم خصوصیات تلاش کرتے ہیں۔ تو حسب ذیل باتیں اس آیت اور اس نام میں سے ملتی ہیں۔

۱۔ اول یہ کہ یہ نام اس لئے رکھا گیا۔ کہ وہ زندہ رہے گا۔ اور اس کی عمر لمبی ہوگی۔ یہ لفظی معنی ہیں۔

۲۔ دوسرے یہ کہ وہ خدا کی راہ میں قتل کیا جائے گا۔ بل احیاءٌ عند ربھم یرزقون۔

۳۔ تیسرے یہ کہ ساری آیت کے معنی یوں ہوں گے۔ کہ اس کا نام یحییٰ ہوگا۔ اور اس سے پہلے اس کا کوئی مثیل یا بروز نہیں گزرا۔ ان میں سے پہلے معنے زیادہ چسپاں معلوم نہیں ہوتے۔ کیونکہ یحییٰ علیہ السلام جوانی ہی میں قتل ہو گئے تھے۔ اور لمبی عمر نہیں پائی تھی۔ اصل میں وہ موسوی سلسلہ کے آخری نبی مسیح ناصری کی آمد کی خوشخبری اور تصدیق کرنے آئے تھے۔ اور جب یہ کام ہو چکا۔ تو دنیا سے رخصت ہو گئے پس ان کا تھوڑی مدت زندہ رہنا ان کی ناکامی کی دلیل نہیں ہے۔ کیونکہ جس کام پر مامور تھے۔ وہ کام انہوں نے کر دیا۔

اسی طرح دوسرے معنے گو شہادت کے لحاظ سے درست ہیں۔ مگر یہ نہیں۔ کہ ان کی قوم یا برادری میں اور کوئی شہید نہ ہوا ہو۔ خود حضرت زکریا علیہ السلام جو ان کے والد تھے۔ ان کو شہید کیا گیا تھا۔ رہے تیسرے معنے وہ بھی ہمارے عقائد کی رو سے ٹھیک نہیں۔ کیونکہ یحییٰ کا ایک مثیل ایلیا اس سے پہلے گزر چکا تھا جس سے اسے کمال مشابہت حاصل تھی۔ بلکہ یحییٰ اسی کا بروز تھا۔

اب ایک چوتھے معنے رہ گئے۔ وہ حالات کے مطابق درست معلوم ہوتے ہیں۔ یعنی حضرت یحییٰ سے پہلے کوئی نبی ایسا نہیں گزرا۔ جس کا نام خدا کے ہاں سے نازل ہوا ہو۔ جس قدر انبیاء ان سے پہلے بنی اسرائیل میں گزرے ان کے نام ان کے والدین یا بڑوں نے رکھے۔ نہ کہ خدا نے مثلاً حضرت موسےٰ کا نام بوجہ پانی میں سے نکالا جانے کے فرعون کی بیوی نے رکھا۔ اسی طرح جتنے اور نبی بنی اسرائیل کے تھے۔ ان کے نام ان کے والدین یا بزرگوں نے خود رکھے۔ یحییٰ پہلا نام تھا۔ جو آسمان سے رکھا گیا۔ اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ یہ نام نیا تھا۔ کیونکہ یہودیوں میں یہ نام تو پہلے سے رائج تھا۔

نئی بات صرف یہ تھی۔ کہ یحییٰ نبی کا نام خدا تعالےٰ کا تجویز کردہ تھا۔ نہ کہ ماں باپ کا۔ اور یہ بڑی فضیلت ہے۔ حضرت یحییٰ سے پہلے کوئی نبی بنی اسرائیل کا ایسا نہیں گزرا جس کا نام خدا کا مجوزہ ہو۔

لوگ بزرگوں سے نام تجویز کرا کر فخر محسوس کرتے ہیں۔ پھر اس سے بڑھ کر کون فخر کر سکتا ہے جس کا نام اس کی پیدائش سے پہلے خدا تعالےٰ کی بارگاہ سے نازل ہوا ہو۔ جیسا کہ عیسےٰ۔ محمد۔ احمد اور محمود کے اسماء نازل ہوئے۔ مگر یہ سب بزرگ یحییٰ کے بعد کے ہیں۔

رہی یہ بات۔ کہ خدا تعالےٰ نے کیوں ان کا نام یحییٰ تجویز کیا۔ اس میں یہ حکمت ہے۔ کہ یحییٰ کے معنے ہیں۔ زندہ رہے گا۔ اور یحییٰ علیہ السلام بسبب بروز ایلیا ہونے کے اور اس بات پر دلیل ہونے کے کہ مُردے خود واپس نہیں آتے۔ بلکہ جہاں ایسی پیشگوئی ہو۔ وہاں ایک بروز اور مثیل مراد ہوتا ہے موجودہ زمانہ میں دو ہزار سال بعد گویا زندہ کئے گئے۔ یعنی وہ بطور شاہد کے مسیح موعود کے بروز ہونے پر گواہ قرار دیئے گئے۔ اور ان کا ذکر بروز کے مسئلہ میں اور وفات مسیح کے مسئلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بار بار کیا ہے۔

(۴۵۳) شرک کے چار زمانے

قل ھو اللہ احد۔ اللہ الصمد۔ لم یلد۔ ولم یولد۔ ولم یکن لہ کفواً احد۔ یعنی توحید اس وقت قائم ہوتی ہے۔ جبکہ اللہ کو بے نیاز مانا جائے۔ اور اس کا کوئی بیٹا تسلیم نہ کیا جائے۔ نہ کوئی باپ۔ بلکہ اس کے برابر کا کسی کو بھی نہ سمجھا جائے۔ دنیا میں سب سے پہلے شرک خدا کو صمد نہ ماننے سے پیدا ہوا تھا۔ اور یہ سمجھا گیا۔ کہ وہ اپنی حکومت کے لئے بتوں یا حصہ داروں یا دیوتاؤں کا محتاج ہے۔ جیسے کہ پرانے ہندو اور مشرک قومیں کہتی ہیں۔ دوسرے زمانے میں لم یلد والا شرک پیدا ہوا۔ یعنی خدا بچوں والا سمجھا جانے لگا۔ گنیش جی عزیر اور ملائکہ وغیرہ اس زمانہ کی اولاد مشہور ہیں۔ اور شرک کی یہ صورت ہو گئی۔ کہ اگرچہ دوسرے دیوتا خدائے واحد کے ساتھ برابر کے شریک نہیں۔ مگر اس کی اپنی اولاد اس کی شریک ہے۔ یہ موحد قوموں کا زمانہ تھا جن کے پاس کلام الٰہی کا کچھ علم تھا۔ تیسرا زمانہ شرک وہ آیا۔ جب لم یولد والا شرک زور پر آیا۔ یعنی اصل خدا بیٹا ہی تسلیم کیا گیا۔ اور اسی کے نام کا ڈنکا دنیا میں بجایا گیا کہ بس اسی کا ماننا کافی ہے۔ اور اسی میں نجات ہے۔ بچارے باپ کو نسیاً منسیا کر دیا گیا۔ یہ ضالین کا زمانہ ہے۔

چوتھا زمانہ جو آجکل ہے۔ اس میں شرک کا یہ رنگ ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کو اس قدر پیچھے ہٹا دیا ہے۔ کہ ہر چیز اس سے بڑھ کر وقعت اور قدر رکھتی ہے مال۔ عزت۔ زمین۔ برادری۔ حکومت۔ عورت بچے۔ پالٹیکس۔ نفس۔ لذاتِ دنیا۔ غرض ہر چیز خدا کے ہم کفو ہو رہی ہے۔ بلکہ اس کی ذات سے زیادہ ان چیزوں کی مانگ ہے۔ یہی دجال کا زمانہ ہے۔ اور یہی وہ شرک ہے۔ جس کے لئے حضور علیہ السلام نے یہ عہد لیا ہے۔ کہ میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ یقیناً یاد رکھو۔ کہ ہر غلط مذہب ہر غلط عقیدے۔ ہر جرم اور ہر سرکشی کی بنیاد کسی نہ کسی رنگ کے شرک پر ہے۔ خواہ جلی ہو۔ یا خفی۔ اگر شرک نکل جائے۔ اور خالص توحید جلوہ گر ہو۔ تو کوئی جرم باقی نہیں رہتا۔ ہر دانستہ گناہ سرکشی بغاوت اور جرم کی جڑ یہی ہے۔ موحد سے صرف خطا۔ اور نسیان سرزد ہو سکتا ہے۔ یہ تو شرک ہے۔ جو شرک سے طرح طرح کے مقابلے انبیاء کے طرح طرح کے نفاق اور طرح طرح کے کفر کرواتا ہے۔

(۴۵۴) سدرۃ المنتہیٰ

سدرۃ المنتہیٰ وہ انتہائی مقام روحانیت اور قرب کا ہے۔ جہاں تک انسان اپنی کوشش اور جدوجہد سے ترقی کر سکتا ہے۔ اور جس سے آگے بڑھنا انسان کی فطرت اور بناوٹ کے لئے ناممکن ہے۔ معراج میں یہیں تک آپ کو پہنچایا گیا تھا۔ تاکہ معلوم ہو۔ کہ حضور صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس مقام تک ترقی کریں گے جہاں تک انسان کی فطرت کے لئے ترقی کرنا ممکن ہوگا۔ اور جس سے آگے کوئی انسان نہیں جا سکتا۔ اس درجہ کے بعد جو ترقی ہے۔ وہ جنتی ترقی ہے۔ یعنی بغیر جدوجہد محض فضل و کرم خداوندی سے اور اس سے آگے بندہ اوپر نہیں چڑھتا۔ بلکہ خدا اس کی خاطر نیچے اترتا۔ (ولقد راٰہ نزلۃ اُخریٰ عند سدرۃ المنتہیٰ عندھا جنۃ الماویٰ۔ والنجم)

مسجد احمدیہ لنڈن کا پہلا انگریز مؤذن

اخبار ڈیلی گزٹ کراچی ۱۹ اپریل ۱۹۳۹ء میں ایک نامہ نگار رقمطراز ہے۔

"اگر آپ میلروز روڈ ساؤتھ فیلڈز ایس۔ ڈبلیو کی طرف ہفتہ کے کسی دن جائیں تو مشرقی لہجہ میں اللہ اکبر کی آواز سے آپ کے کان گونج اٹھیں گے۔ اس حلقہ میں مؤذن دن میں پانچ مرتبہ مسلمانوں کو لنڈن مسجد میں نماز ادا کرنے کے لئے بلاتا ہے۔ یہ آواز ایک ۴۲ سالہ انگریز کے مونہہ سے نکلتی ہے۔ جو کہ پہلے لنکا شائر میں کام کرتا تھا۔ اور گریسی فیلڈز Gracie Fields کا دوست ہے۔ اس کا نام بلال ڈنیال ہاکر نٹال (Bilal Danail Hawker Nuttal) ہے۔ یہ پہلا برطانوی مؤذن ہے۔ اس کی عزت افزائی کے لئے اس کا نام بلال رکھا گیا ہے۔ کیونکہ (حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم) کے زمانے میں ایک مؤذن کا نام بلال ہی تھا۔

بلال نٹال مسجد کے سامنے اذان دیتا ہے۔ اس نے Lounge سوٹ پہنا ہوا ہوتا ہے۔ اس کے سر پر ترکی ٹوپی ہوتی ہے۔ وہ مشرق کی طرف مونہہ کرکے اذان دیتا ہے۔ لڑکوں اور ریل گاڑی کا شور میری یکسوئی میں مخل ہوتا ہے۔ ایک طرف ریلوے ٹرین ہے جو پاس سے شور کرتی ہوئی گزرتی ہے۔ اور دوسری طرف بچے نزدیکی باغ میں شور مچاتے ہیں۔ اس نے کہا ہر روز اذان دینا صرف اذان کی اہمیت کو محفوظ رکھنے کے لئے ہے۔ ورنہ لنڈن کے مختلف حصوں میں مسلمان رہتے ہیں اور ان میں سے چند ہی ساؤتھ فیلڈز میں رہتے ہیں۔ لیکن اتوار اور کسی خاص تقریب پر قریباً دوسو آدمی نماز ادا کرنے کے لئے آتے ہیں۔ مجھے اسلام میں داخل ہوئے پندرہ سال گزر چکے ہیں۔ جنگ عظیم میں اگرچہ میں نے عرب کو دیکھا۔ اور وہاں فوجی خدمات سرانجام دیں۔ لیکن اب میرے دل میں مکہ میں حج کرنے کی بہت زیادہ خواہش ہے۔"

بلال گریسی فیلڈز کو جبکہ وہ ابھی اتنی مشہور نہ ہوئی تھی۔ اس وقت سے جانتا ہے۔ اس نے کہا۔ "ہم ایک ہی کوچہ میں Rochdale کے مقام پر رہتے تھے۔ اور اکٹھے کھیلا کرتے تھے۔"

عرب کی جنگ کے بعد وہ ڈکٹر میکلگن جو کہ اس وقت ملٹری پولیس کے کپتان تھے کا ترجمان تھا۔

خاکسار صلاح الدین رشید

مدرسہ احمدیہ میں داخلہ

مجلس شوریٰ میں امسال حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے کثرت آراء کو منظور فرماتے ہوئے یہ فیصلہ فرمایا ہے۔ کہ مدرسہ احمدیہ میں صرف وہ طلباء داخل کئے جائیں۔ جو کم سے کم انگریزی مڈل پاس ہوں۔ اور ان کا تعلیمی کورس اسی نسبت سے بجائے سات سال کے تین یا چار سال کا ہو۔ چونکہ مدرسہ احمدیہ کا سشن ۱۵ اپریل ۱۹۳۹ء کو شروع ہو گیا ہے۔ اور جماعت بندی ہو رہی ہے۔ اس لئے دوبارہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ انگریزی مڈل پاس طلباء جلد سے جلد قادیان پہونچکر مدرسہ احمدیہ میں اپنے داخلہ کا انتظام کریں۔ میٹرک پاس طالب علم بھی جو فارغ ہوں داخل ہو سکتے ہیں۔ اور تین سال کے اندر اس مدرسہ کا سارا کورس ختم کرکے جامعہ احمدیہ قادیان کی مولوی فاضل کلاس میں داخل ہو سکتے ہیں۔ مدرسہ احمدیہ میں داخل ہونے کا ایک فائدہ یہ بھی ہے۔ کہ مولوی فاضل کا امتحان پاس کر لینے کے بعد بغیر کسی کالج میں داخل ہونے اور مصارف کثیرہ کی زیر باری کے انٹرمیڈیٹ اور بی۔اے کے امتحانات بالترتیب صرف ایک ایک سال کی پڑھائی کے بعد...

غیر مبایعین کی تہذیب اور مباحثہ راولپنڈی

جماعت احمدیہ اور غیر مبایعین میں جو تحریری مباحثہ راولپنڈی میں ہوا تھا۔ وہ شائع شدہ ہے۔ ہر شخص باسانی فریقین کے دلائل کا موازنہ کر سکتا ہے۔ میں اس جگہ نفس دلائل کے متعلق کچھ نہیں کہنا چاہتا۔ اور نہ مجھے اس کی ضرورت ہے۔ ایک بات جو دوست ودشمن کی نظر میں اس مباحثہ سے قطعی ویقینی طور پر ثابت ہے۔ وہ یہ ہے کہ غیر مبایعین بد تہذیب ہوتے ہیں بدزبانی ان کا شیوہ ہے۔ گالی دینا دلآزاری کرنا ان کی عادت میں داخل ہے۔ ممکن ہے کہ میرے یہ الفاظ غیر مبائع دوستوں کو تلخ معلوم ہوں۔ اور شائد میں بھی ان کا ذکر نہ کرتا اگر ضرورت اس کے اظہار پر مجبور نہ کر دیتی۔ میرے علم میں پچیس سال میں غیر مبایعین نے جماعت احمدیہ سے صرف یہی باقاعدہ تحریری مناظرہ کیا ہے۔ اس میں جس تہذیب کا انہوں نے اظہار کیا ہے۔ وہ خود ہر پڑھنے والے پر عیاں ہے۔ ایک نوجوان غیر مبائع نے تو مجھے یہاں تک کہا تھا۔ کہ آپ نے اس مناظرہ میں یہ بہت ہوشیاری کی ہے۔ کہ کسی جگہ درشت کلامی اختیار نہیں کی۔ حالانکہ دوسری طرف سے ایسا کیا گیا۔ میں نے کہا کہ یہ ہوشیاری نہیں یہ اخلاق کی بات ہے۔

اس مناظرہ میں چار موضوع تھے۔ آخری موضوع کفر واسلام تھا۔ اس مضمون میں غیر مبایع مناظر نے غیر احمدیوں کو خوش کرنے کے لئے بہت زیادہ بدتہذیبی اختیار کی تھی۔ جس سے طبعاً ہمیں تکلیف ہوئی۔ اور ان کی حالت پر افسوس ہوا۔ اور اب بھی ہر منصف مزاج کو مباحثہ پڑھتے وقت اس بدتہذیبی کا احساس ہوتا ہے۔ لیکن درحقیقت غیر مبایعین کی یہ روش ہمارے لئے مضر نہیں۔ بلکہ ان کی اپنی حقیقت کا ہی مظاہرہ ہے۔ اور ہمیشہ رہے گا جس سے شریف غیر مبائع بھی شرمندہ ہیں۔

مجھے گزشتہ دنوں سکندر آباد علاقہ یو۔پی سے ایک صاحب کا خط آیا جو ہماری جماعت سے تعلق نہیں رکھتے۔ وہ اس خط کے شروع میں لکھتے ہیں۔

"میں نے مباحثہ راولپنڈی میں آج اور ابھی بحث کفر واسلام کو بڑے ہی غور سے پڑھا ہے۔ میرے لئے آپ دونوں فریقین کے حوالہ جات پڑھنے کے بعد بڑا ہی مشکل ہو گیا۔ کہ میں کیا فتوے صادر کردوں۔ مگر ایک بات مجھے آپ کی ایسی اچھی معلوم دی۔ کہ میں آپکو یہ خط لکھوں۔ اور وہی بات اس خط کے لکھنے اور آپ کے پاس روانہ کرانے کا باعث ہے۔ آپ کا فریق ثانی انتہائی تکبر اور بدتہذیبی سے کام لے رہا تھا جو مجھے انتہائی مکروہ معلوم ہوا اس کی تحریروں سے ایسا معلوم ہو رہا تھا۔ کہ وہ یہ ثابت کرنا چاہتا تھا۔ کہ خدا جانے کس قدر زبردست یہ عالم فاضل ہے۔ اور کس پایہ کا یہ انسان ہے۔ اور اپنے فریق مخالف کے مقابل پر نامعلوم کیا پہاڑ ہے۔ اور فریق ثانی چیونٹی ہے۔ اور اس کے علاوہ انتہائی بدتمیزی اور بدتہذیبی سے اس نے تحریر کیا ہے۔ مجھے اس سے خدا کی قسم اس کی اس مکروہ حرکت سے نفرت ہو گئی۔ اور آپ کی مہذبانہ اور انتہائی شرافت کی عبارت پڑھنے کے بعد مجھے آپ سے خدا گواہ ہے محبت ہو گئی۔ یہ امر دیگر ہے۔ کہ مجھے اس معاملہ میں آپ سے بھی اختلاف ہے۔ اور مولوی فریق ثانی سے بھی اختلاف ہے۔"

کیا غیر مبایعین اپنے رویہ پر غور کرکے اس کی اصلاح کریں گے؟ خاکسار ابوالعطاء جالندھری

اہم ملکی حالات اور واقعات

اپنی ناکامی کے متعلق گاندھی جی کا بیان

راجکوٹ سے واپسی پر گاندھی جی نے جو یاس انگیز بیان دیا ہے۔ اس کا ذکر گذشتہ پرچہ میں کیا جا چکا ہے۔ آج کے اخبارات میں وہ تفصیلاً شائع ہوا ہے۔ گاندھی جی نے لکھا ہے کہ مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ راجکوٹ کے سوال نے میری جوانی لوٹ لی۔ اور کمر ہمت توڑ دی ہے۔ مجھے آج تک کبھی یہ احساس تک نہ ہوا تھا۔ کہ میں بوڑھا ہوں لیکن راجکوٹ کے مسئلہ نے پیری کے احساس کو مجھ پر لاد دیا ہے۔ میں آج تک مایوسی کا نام تک نہ جانتا تھا۔ لیکن اس جگہ میری امیدوں کی قبر کھد گئی ہے۔ اور میری اہنسا کے امتحان کا یہ ایک ایسا موقعہ مجھے پیش آیا ہے جو پہلے کبھی نہ آیا تھا۔ چیف جسٹس کے فیصلہ کے بعد میں نے اپنے قیمتی پندرہ روز ضائع کئے۔ مگر آج بھی یہ مسئلہ اسی طرح ہے جس طرح پہلے تھا۔ مجھے اس راہ میں غیر متوقع مشکلات پیش آئیں۔ باوجودیکہ فیصلہ میرے حق میں تھا۔ مگر اسے نہایت کامیابی کے ساتھ میرے خلاف استعمال کیا گیا ہے۔ اور بھیاتوں و مسلمانوں کے ساتھ وعدہ شکنی کا الزام مجھ پر لگایا گیا ہے۔ میرے پیش کردہ سات نمائندوں میں سے چھ کو غیر ریاستی قرار دے دیا گیا۔ اور اگر اس طرح ان میں سے ہر ایک پر اعتراضات کے میں جواب دینے لگوں تو سال بھر اس میں لگ جائے گا۔ میں نے پیرا ماؤنٹ پاور کو بھی توجہ دلائی۔ مگر اس سے بھی فائدہ نہ ہوا۔ میں نے ٹھاکر صاحب سے یہ بھی کہا۔ کہ وہ خود ہی تمام کمیٹی نامزد کریں۔ جو ان کے اپنے نوٹیفکیشن کے مطابق اپنی رپورٹ پریذیڈنٹ کے سامنے پیش کرے۔ لیکن اسے بھی منظور نہیں کیا گیا آخر میں تھکان سے چور جسم کے ساتھ اور راجکوٹ میں اپنی امیدوں اور آرزوؤں کا مدفن بنا کر وہاں سے خالی ہاتھ لوٹ رہا ہوں۔ اور اپنے ساتھ کام کرنے والوں سے صاف کہہ رہا ہوں۔ کہ وہ مجھے اور سردار پٹیل کو بھول جائیں۔ اور براہ راست دربار اور ویروالا سے گفتگو کریں۔ اور اگر انہیں کچھ بھی حاصل ہو جائے۔ تو صبر شکر کر کے اسے قبول کریں

حیدرآباد سٹیٹ کانگرس کے وفد کو گاندھی جی کا مشورہ

راجکوٹ سے کلکتہ جاتے ہوئے ۲۵ اپریل کو گاندھی جی بمبئی میں ٹھہرے۔ جہاں حیدرآباد سٹیٹ کانگرس کے وفد نے آپ سے ملاقات کی۔ جسے آپ نے مشورہ دیا۔ کہ حقیقی اصلاحات کے نفاذ کے لئے گورنمنٹ سے تعاون کریں۔ اور ایک گھنٹہ تک راجکوٹ کے تجربات اور ان سے حاصل ہونے والے سبق سناتے رہے۔ انہوں نے کہا کہ آپ لوگوں کو تقریروں اور تحریروں میں بہت احتیاط اور ضبط سے کام لینا چاہیئے۔ اور ہندو مسلم اتحاد کے ذرائع تلاش کرنے چاہئیں۔ اصلاحات کے متعلق کہا کہ اگر انسان کو آدھی روٹی بھی مل جائے تو اسے غنیمت سمجھنا چاہیئے۔ نامنظور کرنے کی صرف ایک ہی وجہ ہو سکتی ہے۔ کہ وہ لکڑی کی بنی ہوئی ہو۔ آپ نے کہا کہ اصلاحات کے اعلان تک آپ لوگوں کو انتظار کرنا چاہیئے۔ اور اس اثنا میں میں آپ لوگوں سے پورا پورا تعاون کروں گا۔

پنجاب یونی نسٹ پارٹی کے چیف سیکرٹری کا بیان

نواب احمد یار خانصاحب دولتانہ چیف سیکرٹری یونی نسٹ پارٹی نے ایک بیان شائع کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ وزارت کے خلاف عدم اعتماد کی تحریکات کی نامنظوری نے تمام دروغ بافیوں اور خام خیالیوں کی تہ دیدکر دی ہے۔ اور منشا بالکل صاف ہوگئی ہے۔ اور جو لوگ اس پروپیگنڈا کا شکار ہو رہے ہیں۔ کہ اتحادی وزارت ٹوٹ جائے گی۔ اب ان کی آنکھیں کھل جانی چاہئیں۔ مجھے معلوم ہوا ہے۔ کہ اپوزیشن کے بعض ممبروں کو اپنی کامیابی کا اس قدر یقین تھا۔ کہ نئی وزارت بھی مرتب کر لی گئی تھی۔ بلکہ نئے وزیروں کے پہننے کے لئے یونیفارموں کا آرڈر بھی دیا جا چکا تھا۔ ہماری طرف سے اعتماد کی تحریک اس لئے پیش کی گئی تھی۔ کہ مخالف پارٹی فیصلہ کے لئے تیار نہ ہوتی تھی۔ عدم اعتماد کی تحریکات دراصل پیش ہی ہماری تحریک کے جواب میں کی گئی تھیں اگر ہم اپنی تحریک کو چھوڑ دیتے تو مخالف پارٹی کی طرف سے بھی امکان تھا۔ کہ وہ مقابلہ کا ارادہ ترک کر کے پھر اپنی مخفی قوت و طاقت کا پروپیگنڈا کرتی رہتی۔ لیکن ہماری طرف سے مقابلہ کا جو موقعہ دیا گیا۔ اس سے تو وہ بھاگ گئے۔ لیکن بعد میں اپنی تحریکوں پر آتنی لمبی چوڑی تقریریں کر کے خواہ مخواہ وقت ضائع کرتے رہے۔ یہ امر کہ مخالف پارٹی وزارت کی مشترکہ ذمہ داری کے احساس کو مٹانا چاہتی تھی اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ یہ پارٹی کوئی سیاسی پارٹی نہیں ہے۔ بلکہ موقعہ کے متلاشیوں کا ایک مجموعہ ہے۔ جو ہنگامی فوائد کے پیش نظر بہترین روایات کو مٹا دینے میں بھی تامل نہیں کرتے۔

ریاست بہاولپور میں شورش

بہاولپور سٹیٹ کے پبلسٹی افسر نے ایک بیان شائع کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ یکم اپریل کو دربار کی طرف سے ایک مشاورتی چیمبر کے قیام کا اعلان کیا گیا تھا۔ جس پر انجمن جمعیۃ المسلمین نے ایک باغیانہ پمفلٹ شائع کیا۔ اور اس وجہ سے اس کے گیارہ ممبروں کو گرفتار کر لیا گیا۔ ان میں سے تین نے تو معافی مانگ کر رہائی حاصل کر لی۔ اور باقی جیل میں ہیں۔ یہ خبر بالکل غلط ہے کہ انہوں نے بھوک ہڑتال کر رکھی ہے۔ ان گرفتاریوں کے خلاف گذشتہ جمعہ کو جامعہ مسجد میں تقریریں کرنے کی کوشش کی گئی۔ لیکن امام مسجد نے اس کی اجازت نہ دی۔ اور شورش پسندوں نے اس سے مزاحمت کی۔ چونکہ ریاست کا قانون کسی مسجد میں اس کے امام کی اجازت کے بغیر تقریر کی اجازت نہیں دیتا۔ اس لئے مزاحمت کرنے والوں کو گرفتار کر لیا گیا۔ اور اب حالات پرسکون ہیں جمعیۃ المسلمین نے ایک بیان میں لکھا ہے۔ کہ ریاست نے کئی بار اصلاحات کے وعدے کئے ہیں۔ لیکن انہیں ایفا نہیں کرتی۔ اس سے پہلے ہندو شورش کرتے رہے ہیں۔ لیکن اسے مسلمانوں کی مدد سے دبا دیا جاتا رہا ہے۔ لیکن اس تحریک میں دونوں قومیں شامل ہیں۔ زیر سماعت قیدیوں نے جیل افسروں کی بدسلوکی اور خراب خوراک کی وجہ سے بھوک ہڑتال کر رکھی ہے۔

حکومت یو۔پی کا اعلان

یو۔ پی میں کانگرسی حکومت کے قیام کے بعد اس صوبہ میں ہندو مسلم فسادات بہت بڑھ گئے ہیں بلکہ لکھنؤ میں تو سنی اور شیعہ مسلمانوں کی باہمی کشمکش نہایت نازک صورت اختیار کر چکی ہے ۲۴ اپریل کو حکومت کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ فرقہ وارکشیدگی کی روک تھام اور موجودہ نازک صورت حالات کے پیش نظر چند سنی اور شیعہ اخبارات کے خلاف پریس ایکٹ کے ماتحت کارروائی کرنیکا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اور بعض اور اخبارات کا معاملہ زیر غور ہے جو ہندو مسلمانوں میں افتراق پیدا کرتے ہیں۔ چونکہ حالات ابھی رو بہ اصلاح نہیں ہوئے اس لئے دفعہ ۱۴۴ کی میعاد میں توسیع کر دی گئی ہے۔

لکھنؤ میں شیعہ سنی کشمکش کے مقابلہ کے لئے حکومت نے وہاں تعزیری پولیس قائم کرنیکا فیصلہ کیا ہے۔ جس کے اخراجات ان دونوں فرقوں پر ڈالے جائیں گے۔ کل سنیوں کے اسمبلی چیمبر میں داخلہ کی وجہ سے اس سے دو سو گز اندر اندر مظاہروں کی ممانعت کر دی گئی ہے نیز کل کے مظاہرہ کے سرغنوں کے خلاف کارروائی کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے ؁

خریداران الفضل جن کے نام وی پی ہونگے

۱۱۳۸۵ - عبد الحکیم صاحب
۱۱۳۹۸ - ایم - اے بیگم صاحبہ
۱۱۴۳۴ - فتح محمد صاحب
۱۱۵۱۹ - نذیر احمد صاحب
۱۱۵۴۵ - شیخ احمد علی صاحب
۱۱۵۷۹ محمد بخش صاحب
۱۱۵۸۵ ٹی - پی محمد صاحب
۱۱۶۳۹ ڈاکٹر چوہدری محمد طفیل صاحب
۱۱۷۷۷ مرزا رمضان علی صاحب
۱۱۷۸۶ مسٹر ایس ایس خان صاحب
۱۱۸۱۰ محمد جمشید خان صاحب
۱۱۸۵۳ - ڈاکٹر محمود صاحب
۱۱۸۵۷ میاں محمد حسین صاحب
۱۱۸۶۷ میاں محمد یوسف صاحب
۱۱۸۶۹ میر امان اللہ صاحب
۱۱۸۸۸ - ڈائرکٹر انفارمیشن
۱۱۹۹۷ جمعدار محمد خان صاحب
۱۲۰۷۵ خانزادہ امیر اللہ خان صاحب
۱۲۱۲۱ ڈاکٹر ایم دین احمد صاحب
۱۲۱۳۷ اے آر محمد صاحب
۱۲۱۵۲ محمد اسمٰعیل صاحب
۱۲۱۷۴ محمد صادق صاحب
۱۲۱۸۱ - گلشن دواخانہ
۱۲۱۸۵ چوہدری مہتاب الدین صاحب
۱۲۱۸۷ شیخ مبارک اسمٰعیل صاحب
۱۲۲۴۲ - جمعدار مرزا احمد بیگ صاحب
۱۲۲۴۷ مستری غلام محمد صاحب
۱۲۳۰۰ - چوہدری اللہ دتہ صاحب
۱۲۳۰۸ احمدیہ دار التبلیغ
۱۲۳۳۰ شیخ عبد الرشید صاحب
۱۲۳۵۱ - چوہدری فیض احمد صاحب
۱۲۳۵۶ عبد الحفیظ خان صاحب
۱۲۴۰۲ - حوالدار میجر علی محمد صاحب
۱۲۴۵۴ ظہور احمد صاحب
۱۲۴۸۶ - جناب محمد حیات صاحب
۱۲۵۰۵ - غلام مصطفیٰ صاحب
۱۲۵۱۱ - سردار محمد صاحب

۱۲۵۲۹ - چوہدری جان محمد صاحب
۱۲۵۵۰ جناب عبد الحق صاحب
۱۲۵۵۹ خواجہ نظام الدین صاحب
۱۲۵۹۰ محمد الدین صاحب
۱۲۵۹۶ مرزا اصغر بیگ صاحب
۱۲۶۰۴ چوہدری حمید اللہ خان صاحب
۱۲۶۱۸ شیخ محمد شفیع صاحب
۱۲۶۲۷ استانی حمیدہ بیگم صاحبہ
۱۲۶۴۲ - چوہدری حاکم الدین صاحب
۱۲۶۵۰ عبد المجید خان صاحب
۱۲۶۸۷ بابو محمد عبد اللہ صاحب
۱۲۶۸۸ جناب محمد شفیع صاحب
۱۲۷۱۱ خواجہ کرم الدین صاحب
۱۲۷۲۰ - شیخ فتح محمد صاحب
۱۲۷۴۳ سید بہادل شاہ صاحب
۱۲۷۴۴ مولوی محب الرحمٰن صاحب
۱۲۷۴۶ - ماسٹر محمد عبد اللہ صاحب
۱۲۷۸۳ - مرزا محمد صادق صاحب
۱۲۷۹۶ - ملک محمد سعید خان صاحب
۱۲۸۰۳ - بابو عبد الجلیل صاحب
۱۲۸۱۸ صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب
۱۲۸۳۳ میر احسان اللہ صاحب
۱۲۸۳۴ میاں عبد الرشید صاحب
۱۲۸۴۱ مسٹر ایس اے لطیف صاحب
۱۲۸۵۳ بابو محمد جمیل صاحب
۱۲۸۵۴ بابو برکت اللہ صاحب
۱۲۸۸۱ ڈاکٹر معراج الدین صاحب
۱۲۸۸۶ - مفتی عبد السلام صاحب
۱۲۸۹۳ چوہدری رحمت علی صاحب
۱۲۸۹۴ ظفر حسن صاحب
۱۲۹۰۳ میاں عباس احمد صاحب
۱۳۱۲۰ - ملک غلام نبی صاحب
۱۳۰۱۶ قریشی عبد المجید صاحب
۱۳۰۹۸ مبارک احمد خان صاحب
۱۴۰۰۶ - آر - اے ذاکر صاحب
۱۴۰۳۹ والدہ صاحبہ محمد طاہر صاحب
۱۴۰۶۳ - مسز اللہ داد خان صاحب
۱۴۰۶۴ مولوی عبد المنان صاحب
۱۴۰۸۳ - ایس عبد الحی صاحب

۱۴۱۱۳ - ملک فتح محمد صاحب
۱۴۱۳۹ - اے ایس میاں صاحب
۱۴۱۴۱ سکرٹری صاحب
۱۴۱۴۶ چوہدری نبی احمد صاحب
۱۴۱۴۹ ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب
۱۴۱۵۴ ماسٹر محمد بخش صاحب
۱۴۱۵۷ میاں اللہ دتہ صاحب
۱۴۱۶۴ - جناب عبد المجید خان صاحب
۱۴۱۹۷ مولوی کرم الٰہی صاحب
۱۴۲۰۳ شیخ محمد اسمٰعیل صاحب
۱۴۲۰۷ - چوہدری مبشر احمد صاحب
۱۴۲۰۹ محمد ابراہیم صاحب
۱۴۲۰۸ ایم عبد الواحد صاحب
۱۴۲۳۲ چوہدری احمد جان صاحب
۱۴۲۵۲ اے - ڈی ابوبکر صاحب
۱۴۲۹۲ مستری چراغ الدین صاحب
۱۴۲۹۳ مولوی روشن الدین صاحب
۱۴۳۰۶ چوہدری نادر علی صاحب
۱۴۳۳۰ سید محمد فضل الرحمٰن صاحب
۱۴۳۹۶ چوہدری غلام احمد صاحب
۱۴۴۰۲ چوہدری محمد عبد اللہ صاحب
۱۴۴۰۶ - محمد عالم صاحب
۱۴۴۳۶ - مولوی نظام الدین صاحب
۱۴۴۴۷ سید محمد ایوب شاہ صاحب
۱۴۴۵۳ سید عبد الرشید صاحب
۱۴۴۷۴ شریف احمد صاحب
۱۴۴۷۵ محمد شریف صاحب
۱۴۴۷۹ لائبریرین احمدیہ
۱۴۴۸۲ ریذیڈنٹ مجسٹریٹ صاحب
۱۴۴۸۳ ایس کے عبد الرزاق صاحب
۱۴۴۸۴ ہاشم حاجی غنی صاحب
۱۴۴۸۵ سخی محمد صاحب
۱۴۴۹۴ عبد العزیز صاحب
۱۴۴۹۷ بابو ضیاء الحق صاحب
۱۴۴۹۸ چوہدری فتح محمد صاحب
۱۴۵۰۰ شیخ محمد اسمٰعیل صاحب
۱۴۵۰۳ شیخ کریم بخش صاحب
۱۴۵۱۹ عبد الرحمٰن عبد المجید صاحب
۱۴۵۲۲ چوہدری جلال الدین صاحب

۱۴۵۲۳ مسٹر منظور احمد صاحب
۱۴۵۲۷ ملک صفدر علی صاحب
۱۴۵۳۵ مولوی محمد عبد اللہ صاحب
۱۴۵۳۹ شیخ مولا بخش صاحب
۱۴۵۴۷ محمد یوسف صاحب
۱۴۵۵۳ جمعدار فتح الدین صاحب
۱۴۵۵۴ محمد عبد اللہ صاحب
۱۴۵۵۵ اے آر شیخ صاحب
۱۴۵۶۹ محمد عبد المالک صاحب
۱۴۵۸۱ میاں بشیر احمد صاحب
۱۴۵۸۲ میاں غلام سرور صاحب
۱۴۵۸۳ منشی برکت علی صاحب
۱۴۵۸۸ ملک عبد المجید صاحب
۱۴۵۸۹ محمد عظمت اللہ صاحب
۱۴۵۹۷ ایس ایم ذکریہ
۱۴۵۹۹ خواجہ محمد اسمٰعیل صاحب
۱۴۶۰۱ - الطاف حسین صاحب
۱۴۶۰۵ - میاں محمد جمیل صاحب
۱۴۶۲۵ - نظیر بیگم صاحبہ
۱۴۶۳۷ عبد السلام صاحب
۱۴۶۳۹ - لال محمد صاحب
۱۴۶۴۰ - شیخ مولا بخش صاحب
۱۴۶۵۶ ماسٹر احمد خان صاحب
۱۴۶۶۶ - چوہدری بشارت احمد
۱۴۶۷۴ - راجہ محمود امجد خان صاحب
۱۴۶۷۷ ملک غلام محمد صاحب
۱۴۶۹۸ چوہدری فضل الٰہی صاحب
۱۴۷۰۰ محمد سعید صاحب
۱۴۷۰۸ بابو محمد الطاف صاحب
۱۴۷۱۵ سید علی شاہ صاحب
۱۴۷۲۷ نذیر حسین صاحب

۱۴۷۲۹ میر ضیاء اللہ صاحب
۱۴۷۳۰ عبد الحکیم صاحب
۱۴۷۳۶ غلام محمد صاحب
۱۴۷۴۲ مولوی ظل الرحمٰن صاحب
۱۴۷۴۷ معرفت دی پنجاب ٹیلرنگ
۱۴۷۵۲ سید ولی محمد صاحب
۱۴۷۵۵ منصور احمد صاحب
۱۴۷۶۰ مولوی شاہ دین صاحب
۱۴۷۶۲ ڈاکٹر سید عنایت اللہ شاہ صاحب
۱۴۷۶۷ جناب ظہور حسین صاحب
۱۴۷۷۵ مولوی حبیب اللہ صاحب
۱۴۷۸۳ غلام مولا خادم صاحب
۱۴۷۸۷ ماسٹر شاہ محمد صاحب
۱۴۷۸۹ حسین محمد صاحب
۱۴۷۹۵ چوہدری عبد الغفور صاحب
۱۴۸۰۰ - منشی عبد اللہ خان صاحب
۱۴۸۰۱ چوہدری منظور حسین صاحب
۱۴۸۰۹ چوہدری امام الدین صاحب
۱۴۸۱۰ میاں فیض محمد صاحب
۱۴۸۱۵ احمد زمان خان صاحب
۱۴۸۳۱ شیخ رحمت اللہ صاحب
۱۴۸۳۵ محمد عبد السبحان صاحب
۱۴۸۳۸ - نیاز احمد صاحب
۱۴۸۳۹ - چوہدری محمد الدین صاحب
۱۴۸۴۴ ہدایت علی شاہ صاحب
۱۴۸۴۷ جناب محمد اسلم صاحب
۱۴۸۵۵ - ڈاکٹر جمعدار محمد خان صاحب
۱۴۸۵۶ - ملک نصیر بخش صاحب

۱۴۸۵۷ - مسٹر عبد الرشید صاحب
۱۴۸۶۳ نور الدین صاحب منیر
۱۴۸۶۶ - چوہدری محمد اکبر صاحب
۱۴۸۶۹ - جناب محمد سعید صاحب
۱۴۸۷۲ ڈاکٹر مفضل حق صاحب
۱۴۸۷۵ - مولوی عبد الواحد خان صاحب
۱۴۸۷۶ عبد الحمید صاحب
۱۴۸۷۷ قاضی کلیم الدین صاحب
۱۴۸۸۱ - ملک بہادر خان صاحب
۱۴۸۹۱ - اے رحیم صاحب
۱۴۸۹۷ - چوہدری عصمت علی صاحب
۱۴۸۹۸ اے - علی بھاتی صاحب
۱۴۸۹۹ - محمد علی صاحب
۱۴۹۰۹ محمد اکبر علی خان صاحب
۱۴۹۱۵ محمد ابراہیم صاحب
۱۴۹۱۶ - سید امام شاہ صاحب
۱۴۹۱۷ - ایم - اے صادق صاحب
۱۴۹۱۸ - منشی محمد شریف صاحب
۱۴۹۲۶ میاں فضل حسین صاحب
۱۴۹۲۹ - شیخ فاروق احمد صاحب
۱۴۹۳۰ - چوہدری محمد عبد اللہ
۱۴۹۳۲ - چوہدری مشتاق احمد صاحب
۱۴۹۳۴ - قاضی محمود حسین صاحب
۱۴۹۳۵ - ملک غلام نبی صاحب
۱۴۹۳۷ خواجہ عبد العزیز صاحب
۱۴۹۳۸ بابو محمد ابراہیم صاحب
۱۴۹۴۰ - حکیم فتح محمد صاحب فیض اللہ صاحب
۱۴۹۴۱ - ملک عزیز احمد صاحب

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

فارم ا

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ ادتم سنگھ ولد لکھمیر سنگھ ذات کمبوہ سکنہ چک ۱۳۳ تحصیل و ضلع شیخوپورہ نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شاہ کوٹ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ ۵ مئی ۳۹ء مقرر کیا ہے۔ لہٰذا جملہ مذکور سائل کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۲۰ مارچ ۳۹ء

دستخط جناب چودھری مہر چند صاحب - بی - اے ایل ایل بی چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع شیخوپورہ

(بورڈ کی مہر)

وصیتیں

نمبر ۵۳۶۳ منکہ محمد اسماعیل ولد منشی ہاشم علی صاحب مرحوم قوم آرائیں پیشہ وکالت عمر ۶۵ سال پیدائشی احمدی ساکن سنور ضلع پٹیالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۳/۲۹ ۱۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ خام اراضی زرعی ۱۱ بیگھہ بارانی واقع رقبہ سنور جس میں ہمشیرگان کا ۱/۵ حصہ ہے۔ و نیز حویلی پختہ وخام جس میں ۱/۲ حصہ کا مالک ہوں جس کی کل قیمت والد صاحب مرحوم موصی کی وصیت کی ادائیگی کے وقت منظور ہوئی تھی۔ وہ چھ سو روپیہ تھی۔ اس کے ۱/۲ حصہ کی جائیداد جو میرے حصہ میں آئی وہ تین سو روپیہ کی ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ میرے پاس کچھ اراضی زرعی رہن باقبضہ بھی ہے جس کی تفصیل یہ ہے۔ (۱) منجانب جمالا آرائیں سکنہ سنور ۱۲ بیگھہ بارانی بعوض ایک سو پچاس روپیہ (۲) منجانب علی حسن وقطب الدین مرحوم منجملہ ۵ بیگھہ کا ۳/۸ حصہ بعوض تین سو روپیہ (۳) منجانب نذیر محمد ۲ بیگھہ بارانی بعوض دو سو روپیہ (۴) مکان خام موصوبہ منجانب کیسر آرائیں قیمتی -/۹۵ روپے واقع آبادی سنور (۵) اراضی سکنی سفید واقع محلہ کانشیاں بعوض ایک سو بیس روپیہ (۶) سفید ٹکڑہ اراضی ۳ واقع محلہ دارالبرکات ایک کنال قیمتی دو سو پچاس روپیہ۔ اس طرح کل جائیداد غیر منقولہ کی قیمت مع زر رہن ایک ہزار چار سو پندرہ روپیہ ہوتے ہیں۔ لیکن پانسو روپیہ زر مہر زوجہ ام میرے ذمہ قابل ادائیگی ہے۔ اور سات سو ستاسی روپیہ آٹھ آنے کا اسوقت میں مقروض ہوں۔ گویا کل رقم میرے ذمہ بارہ سو ستاسی روپیہ آٹھ آنہ قابل ادائیگی ہے۔ اس طرح ایک سو ستائیس روپیہ آٹھ آنہ کی جائیداد غیر منقولہ قابل وصیت ہے۔ مگر میرے پاس اسوقت سات سو دس روپیہ نقد پٹیالہ سٹیٹ بنک میں جمع ہیں۔ گویا یہ کل رقم آٹھ سو سینتیس روپیہ آٹھ آنہ ہوتی ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ انشاء اللہ کوشش کرونگا۔ کہ یہ رقم تراسی روپیہ بارہ آنہ اپنی زندگی میں داخل خزانہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ ورنہ میرے ورثاء پر لازم ہوگا۔ کہ رقم مذکور میری جائیداد سے ادا کریں۔ اگر پوری رقم داخل نہ کر سکا تو جس قدر بھی رقم میں داخل خزانہ کرونگا۔ اس کی رسید حاصل کر لونگا۔ اگر میری وفات کے بعد کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لہذا یہ چند کلمہ بطریق وصیت نامہ بحق صدر انجمن احمدیہ لکھ دئے تاکہ سند ہوں۔ اور وقت ضرورت کام آویں۔ بکرر آنکہ نیز یہ بھی وصیت کرتا ہوں۔ کہ وکالت کے کام شروع ہونے پر جو آمد بھی مجھے ہوگی۔ اس کا ۱/۱۰ حصہ ماہوار ادا کرتا رہونگا۔ العبد محمد اسماعیل بقلم خود۔ گواہ شد رحمت اللہ ولد عبد اللہ مرحوم سنور۔ گواہ شد محمد تقی احمدی سنور

نمبر ۵۳۶۲ منکہ محمد رشید ولد جلال الدین قوم نومسلم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت ماہ جنوری ۱۹۳۵ء ساکن لال سنگھ والا چک نمبر ۲۲۰ ڈاکخانہ لائل پور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲/۲۹ ۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اسوقت کوئی نہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمد مبلغ بیس روپے بصورت ملازمت ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ میرے مرنے کے وقت میری جسقدر جائیداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ لہذا یہ وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کردی ہے العبد (شیخ) محمد رشید احمدی ملازم گنیش فلور ملز شہر لائل پور بقلم خود۔ گواہ شد چوہدری بشیر احمد حقانی ایل ایل بی پلیڈر لائل پور۔ گواہ شد:۔ شفیق احمد انسپکٹر بیت المال بقلم خود

نمبر ۵۳۵۳ منکہ محمد دین ولد اللہ دتہ قوم مانگٹ پیشہ موچی عمر قریباً ۵۳ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۸ء ساکن موسی والا ڈاکخانہ دھاموکے ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۳/۳۹ ۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ڈسکہ میں میری اسوقت حسب ذیل جائیداد ہے۔ ایک مکان جس کی قیمت مبلغ دو صد روپیہ ہے لیکن میرا گزارہ صرف اس جائیداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ اسوقت چار روپے ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کروں تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا۔ العبد محمد دین بقلم خود۔ گواہ شد فتح محمد بقلم خود سکرٹری۔ گواہ شد بڈھے شاہ پریذیڈنٹ نشان انگوٹھا۔

(224)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لاہور ۲۵ اپریل - جرمنی کے سرکاری بینک کے سابق پریذیڈنٹ ڈاکٹر شاکمٹ آج لاہور پہنچے۔ کہا جاتا ہے کہ آپ دن بھر اپنی قیام گاہ سے غائب رہے۔ اور خفیہ طور پر بعض اشخاص سے ملتے رہے۔ آپ کے سیکرٹری سے آپ کے پروگرام کے متعلق دریافت کیا گیا تو اس نے بتانے سے انکار کر دیا۔ پریس کے نمائندہ کو بھی آپ نے ملاقات کے لئے وقت نہیں دیا۔

لنڈن ۲۵ اپریل - آج ہاؤس آف لارڈز میں فیڈریشن میں ترمیم کے بل کی دوسری خواندگی اتفاق رائے سے پاس ہو گئی۔

بریلی ۲۵ اپریل - کانگرس کے اجلاس کلکتہ میں ایک ریزولیوشن پیش کرنے کا نوٹس دیا گیا ہے۔ کہ گاندھی جی کو کانگرس کا واحد ڈکٹیٹر تسلیم کر لیا جائے۔

لکھنؤ ۲۵ اپریل - لکھنؤ میں شیعہ سنی جھگڑے کو ہندوستان کے چیف جسٹس کے سپرد کر دینے کی تجویز زیر غور ہے۔

برلین ۲۴ اپریل - حکومت جرمنی کی طرف سے تین برطانوی تاجروں کو جرمنی کی حدود سے نکل جانے کا حکم دیا گیا ہے کیونکہ برطانیہ سے تین جرمن تاجروں کو نکال دیا گیا ہے۔

لنڈن ۲۴ اپریل - مسولینی نے سپین سے اطالوی فوجوں کی واپسی کو اب ۳۰ مئی پر ملتوی کر دیا ہے۔

لنڈن ۲۴ اپریل - چینی افواج انگلستان - سکاٹ لینڈ اور ویلز کے مشترک رقبہ کے برابر علاقے فتح کر چکی ہیں اور کینٹین کی طرف پیش قدمی کر رہی ہیں۔

لاہور ۲۵ اپریل - گورنمنٹ انبالہ ڈویژن میں قحط کی وجہ سے چونکہ زیر بار ہے۔ اس لئے تمام محکموں کو ایک سرکلر کے ذریعہ کفایت شعاری کی تلقین کی گئی ہے۔

لنڈن ۲۵ اپریل - آج پارلیمنٹ میں سر جان سائمن نے نئے سال کا بجٹ پیش کرتے ہوئے کہا کہ موجودہ شرح کے مطابق اخراجات کا اندازہ ۹۸۰ کروڑ پونڈ لگایا گیا ہے حفاظتی اخراجات کے لئے ۲۳ کروڑ پونڈ کی رقم مخصوص کی گئی ہے حفاظتی اخراجات کے لئے کل ۵۸ کروڑ پونڈ کی رقم مقرر کی گئی تھی۔ جس میں سے ۳۵ کروڑ پونڈ قرض سے اور ۲۳ کروڑ آمد سے پوری کی جانی تھی۔ لیکن اب حفاظتی اخراجات ۶۳ کروڑ پونڈ سے بھی بہت زیادہ بڑھ گئے ہیں اس کمی کو مزید ٹیکس لگا کر پورا کیا جائے گا

لنڈن ۲۵ اپریل - برلن میں متعین برطانوی سفیر نے جرمن وزیر خارجہ کے سامنے برطانوی پالیسی کی وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ اگر حملہ ہوا تو برطانیہ کی طرف سے فوراً اس کا جواب دیا جائیگا - اگر جرمنی نے اپنی سیاسی پالیسی میں کوئی تبدیلی نہ کی تو برطانیہ اپنے احتیاطی انتظامات کو جاری رکھیگا۔ اور جبری بھرتی کے احکام جاری کر دے گا۔

لنڈن ۲۵ اپریل - آج رومانیہ اور ڈنمارک نے ہٹلر کے جواب میں اعلان کیا ہے کہ انہیں جرمنی کے حملہ کا مطلقاً کوئی خوف نہیں اور حملہ کی صورت میں وہ ضرور مقابلہ کرینگے خواہ انہیں کتنی جانیں قربان کرنی پڑیں۔

لنڈن ۲۵ اپریل - گذشتہ شب پارلیمنٹ کے اجلاس میں یہ اصول طے ہو گیا کہ فوجی بھرتی جبری ہونی چاہئے۔

کراچی ۲۴ اپریل - ٹائمز آف انڈیا کا نامہ نگار اطلاع دیتا ہے۔ کہ کل ۱۲ اطالوی مسلح ٹینک دو اطالویوں کی زیر نگرانی افغانستان بھیجے گئے ہیں - یہ دونوں آدمی افغانوں کو فوجی ٹریننگ دیں گے۔

لنڈن ۲۵ اپریل - بولیویا میں جمہوریت کی بجائے ڈکٹیٹر شپ قائم کی گئی ہے جس کی وجہ اندرونی افتراق ہے۔

لنڈن ۲۵ اپریل - لارڈ لوتھین کو واشنگٹن میں برطانوی سفیر مقرر کیا گیا ہے۔

ایتھنز ۲۵ - جرمن کی اس سکیم کو کہ دریائے ڈنیوب مورادا اور وردار کو ایک نہر کے ذریعہ ملا دیا جائے۔ حکومت یونان نے منظور کرنے سے انکار کر دیا ہے۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا - ایڈیٹر غلام نبی